دبدبۂ سکندری

[illegible]

اشتہار ضوابط اخبار

[illegible] حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالی علیہ [illegible]

دوشنبہ کو [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

کارخانہ اخبار دبدبۂ سکندری کی نایاب کتابیں

کارخانہ اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور میں [illegible] نایاب کتابیں [illegible] فروخت کے موجود ہیں شائقین طلب فرماویں

تواریخ آئینۂ تصوف [illegible]

[illegible]

قرابادین شوکتی [illegible]

[illegible]

[illegible] نگاہ شوکتی [illegible]

[illegible]

خوان شوکت [illegible]

[illegible]

اخبار ماتم [illegible]

[illegible]

مہتمم اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور سے طلب فرمائیے

کیمیائے جسم
طب یونانی کی عجیب ایجاد

ہم نہیں چاہتے کہ مشتہرین کی طرح نامعقول تعریفیں کریں گو نایاب چیز ہو مگر پاس ہو [illegible] جو لوگ ہمارے پاس دوا لے گئے ہیں انہوں نے کہا [illegible]

کیمیائے جسم ایک ہی [illegible] بیماریوں [illegible] کو جس قدر [illegible] ہے [illegible] تیار ہوتی ہے [illegible]

کیمیائے جسم ہر ایسے مرض کیلئے خاص ہے جو کثرت جماع سے [illegible]

کیمیائے جسم [illegible] امراض کے لئے مفید ہے۔

کیمیائے جسم قبض [illegible] درد سر [illegible] کے لئے مخصوص ہے۔

کیمیائے جسم بینائی بڑھاتی ہے۔ ثقل سماعت رفع کرتی ہے۔ دماغ کو قوت دیتی ہے۔

کیمیائے جسم اگر تندرست آدمی بھی استعمال کرے خصوصاً ایسے [illegible] اور [illegible] جسم [illegible] اور طبیعت بڑھ جاتی ہے جسم میں چستی ہوتی ہے اسکے استعمال سے [illegible] ترقی ہوتی ہے اشتہا بڑھتی ہے جسم میں چستی و بالا کی آتی ہے۔

کیمیائے جسم قوی اعضائے رئیسہ اور بہت سی [illegible]

کیمیائے جسم [illegible] کے امراض کو مفید ثابت ہوئی [illegible] نشاط [illegible] فالج [illegible] جذام [illegible] اقسام [illegible]

[illegible]

کیمیائے جسم [illegible] استعمال کیجاتی ہے

کیمیائے جسم کی قیمت [illegible] فی تولہ

صداقت [illegible] ممکن ہے

برقی گولی

یہ ایک دوسری نایاب چیز ہے جسکی تعریف میں صرف اسقدر کافی ہے کہ یہ دوا ایک گھنٹہ میں اثر دکھاتی ہے اور نامرد کو مرد اور مرد کو جوان کر دیتی ہے [illegible] تجربہ ثابت ہوئی ہے قیمت فی گولی [illegible] جو ایک ہفتہ کے لئے کافی ہے

معجون شاہی

اور ایک نایاب [illegible] بالائی [illegible] کھانا [illegible] سے حسب قوت [illegible] پانچ سے سات تک [illegible]

[illegible] ہم بھی [illegible] خارج کرتی ہے قیمت [illegible] کی قیمت [illegible] ۲ [illegible] ۶ [illegible]

نوٹ۔ مجربات [illegible]

المشتہر [illegible] دواخانہ [illegible]

فلسفہ موسیقی

نغمہ سعادت

اس نادر کی نایاب کتاب علم موسیقی کے زبردست ماہر ملک کے مشہور حکیم [illegible] نبض شناس [illegible] والا جناب صاحبزادہ سید سعادت علی خاں صاحب بہادر [illegible] ریاست رامپور کے افکار کا نتیجہ ہے جس کا ایک حصہ [illegible] چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ یہ مختصر اشتہار کتاب کے تمام فلسفیانہ مضامین کے بیان کی گنجائش نہیں رکھتا انکا تعلق تو ملاحظہ سے ہے [illegible] یہ ہم صرف اسقدر بتا دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ موسیقی کی کتابیں قدما کی تصانیف کی صرف مترجم ہیں۔ لیکن فلسفہ موسیقی خود بتا رہی ہے کہ اسکا ہر [illegible] سے ثابت کیا گیا۔ اور اسکے ہر نکتہ پر فلسفیانہ نظر ڈالی گئی ہے۔ [illegible] بارہ فصلیں ہیں [illegible] میں ایک مختصر [illegible] موسیقی پر ایک زبردست [illegible] آواز کی تعریف اور انکے پیدا ہونے کے اسباب بیان [illegible] ہیں۔ کتاب کی عبارت میں خاص طور پر لحاظ کیا گیا ہے [illegible] نہایت صفائی سے بیان کیا ہے [illegible] زیادہ خوبی اس کتاب کی یہ ہے کہ تمام علمی مضامین [illegible] بیان کیا ہے [illegible] کوشش کی ہے [illegible] اردو [illegible] کاغذ نہایت [illegible] لکھائی بھی اچھا ہے چھپائی بھی خوب ہے [illegible] کتاب [illegible] نہایت اعلیٰ ہے۔

کتاب [illegible] قیمت [illegible] جو صاحب شائق ہوں طلب فرمائیں۔

۴۸۶

ھو الخبیر — حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۱۰ رمضان مبارک ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء

حضرت اعشاق خدا کے نصیحت بخش اقوال

حضرت عشاق خدا نے فرمایا ہے کہ ماہ رمضان مبارک کی جو برکتیں اور سعادتیں ہیں وہ خارج از بیان ہیں حضرت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسوقت رمضان مبارک کی پہلی رات آتی ہے تو دروازے جنت کے سب کے کھول دیے جاتے ہیں اور وہ آخر رات رمضان مبارک تک بند نہیں کیے جاتے اور اس ماہ مبارک میں جو بندہ مومن اور مومنہ نماز پڑھتے ہیں سجدے کرتے ہیں اللہ تعالی اپنی رحمت خاص سے انکے لیے بمقابلہ ہر سجدہ کے ایک ہزار پانچ سو نیکیاں تحریر فرماتا ہے اور انکے لیے جنت میں یاقوت سرخ کے محل بنائے جاتے ہیں۔ اور فرمایا حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھے اللہ تعالی اسکے تمام گناہ آخر رمضان تک بخشتا ہے اور فرمایا حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے جب ہوتی ہے اول شب مہینے رمضان مبارک کی تو اللہ تعالے نظر کرتا ہے اپنی مخلوق کی طرف اور جسوقت دیکھتا ہے اپنے بندوں کو ہرگز عذاب نہیں فرماتا اور آزاد کرتا ہے اللہ تعالے نے رمضان کے ہر دن میں ہزار ہزار آدمی دوزخ سے۔ اور فرمایا حضرت سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے کہ جسوقت آتا ہے مہینا رمضان کا کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہیں شیاطین اور فرمایا رسول پروردگار سید ابرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ جو روزے رکھے رمضان میں اللہ تعالے محل کریگا اسکا جوڑا ہزار ایک حور سے جنت میں۔

اور روایت ہے حضرت ابن عباس سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کہ البتہ بہشت پاک کیا جاتا ہے اور آراستہ کیا جاتا ہے ہمیشہ سال سے دوسرے سال تک جبکہ قریب آتا ہے مہینا رمضان کا پس جسوقت کہ ہوتی ہے اول رات مہینے رمضان کی تو چلتی ہے ہوا عرش کے نیچے کہتے ہیں اسکو مثیرہ کہ ہلاتی ہے وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو پس جب بجتے ہیں وہ پتے اس ہوا سے تو خوش نکلتی ہے آواز ایسی کہ نہ سنا ہوگا کسی کان نے کسی نے بہتر اس سے پھر آراستہ کیجاتی ہیں آسمین حوریں جنت کی یہاں تک کہ کھڑی ہوتی ہیں وہ جنت کی بلندی پر پھر آواز کرتی ہیں وہ بطور مناجات کے کہ اے رب ہمارے پورا کر وعدہ ہمارا پھر کہتی ہیں حوریں کہ اے رضوان کونسی رات ہے پس جواب دیا جاتا ہے حوروں کو ساتھ لبیک کے کہ اے حورو یہ رات ماہ رمضان مبارک کی کھولے گئے ہیں اس رات میں دروازے جنت کے واسطے روزہ داروں کے امت محمدیہ میں سے پس کہتا ہے خدائے تعالی اے رضوان کھول دے دروازے جنت کے اور اے مالک بند کر دے دروازے دوزخ کے اور پھر حکم ہوتا ہے کہ اے جبرئیل جا زمین پر اور قید کر شیاطین کو اور بند کر انکو زنجیروں سے پھر باندھ دے انکی گردنیں زنجیروں سے تاکہ نہ دکھ دیں امت سیدنا محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو پس دوست رکھتا ہوں میں روزہ داروں کو امت محمد میں سے۔

اس ماہ مبارک کے برکات و سعادات کیا کیا بیان کیے جائیں امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والثنا کی یہ خوش نصیبی ہے کہ تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل میں یہ ماہ مبارک عطا ہوا جسکی برکات میں ہیں ارشاد تعالی فرماتا ہے کہ کوئی بندہ ہے جو سوال کرے مجھ سے کسی چیز کا کہ میں اوسے وہ چیز بخشدوں اور کوئی ہے بندہ ایسا کہ توبہ کرے اپنے گناہوں سے اور میں اوسکی توبہ کو قبول فرماؤں اور اسکے گناہ معاف کردوں۔

اے مسلمان بھائیو کیا اس رحمت ایزدی پر فدا و نثار ہونے کا موقع نہیں ہے اجس قدر جلد ہو سکے

اپنے کریم منعم خدا اور رؤف و رحیم مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس ثواب کو حاصل کیجیے اگرچہ اس موسم میں کہ دن قریب قریب چودہ سولہ گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن ان روحانی نعمتوں کے مقابلہ میں ہماری یہ زحمت جو حقیقی میں بنال پر سکتی ہو وہ اس سبب ظاہر و باہر ہے لہذا ہر فدائے اسلام کا فرض ہے کہ ان برکتوں والے دنوں بحرمم تر ہے اور روزہ دار نماز حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ کے اس ارشاد پر نظر رکھے ؎

باش در روزہ شکیبا و مصر
دمبدم قوت خدا را منتظر
آن طعام اللہ قوت خوشگوار
بر چنان در یا چو کشتی شو سوار
چون ملک تسبیح حق را کن غذا
تا رہی ہمچون ملائک از اذے
یا حریص البطن عرج ہکذا
انما المنہاج تبدیل الغذا
یا مریض القلب عرج للعلاج
جملۃ التدبیر تبدیل المزاج
اندکے زین شرب کم کن بہر خویش
تا کہ حوض کوثری یابی بہ پیش
جرعہ زرقی جان خاصان خدا است
کے ز بون ہمچو تو گیج گداست

حضرت قبلہ وکعبہ شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری کی وفات حسرت آیات

موت انکی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے

آہ کس دل سے کہوں افسوس کس قلم سے لکھوں کہ حضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد جناب تقدس مآب مولانا شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری صاحب سلسلۂ عالیہ صابریہ و مدیر اعلیٰ اخبار دبدبۂ سکندری رامپور نے ۱۳ رمضان مبارک ۱۳۷۲ھ یوم پنجشنبہ کو صبح کے ساڑھے سات بجے بعمر ۱۷ سال ۶ ماہ ۲ یوم ہم بیکسوں کو تڑپتا چھوڑ کر ذات احدیت سرمدیہ میں وصال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ہم لوگوں کو اس حادثہ سے ناقابل تلافی صدمہ پہونچا ہے آپکی وفات سے ہمارے دل زخمی ہوگئے ہیں اور دنیا ہماری نظروں میں تیرہ و تار ہے۔ ہم سب اس خیال میں تھے کہ آپکو اس عالم فانی سے انتقال نہ فرمانا تھا کیا کہنا ہے کہ مشائخ کرام کی مبارک ہستیاں اٹھ رہی ہیں۔ جبکہ شریعت وطریقت کے حامی و حامل اٹھ رہے ہیں تو یہ معلوم کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایسے حضرات کا الفاظ کے صحیح معنے میں قائم مقام کون ہوسکتا ہے۔

آپکی علالت بھی ایسی نہ تھی جس سے یقین کرلیا جاتا کہ یہ نعمت عظمیٰ اتنی جلد ہم سے چھن جائیگی۔ آغاز ماہ شعبان معظم میں حسب معمول مسہل لینے کی غرض سے منضج نوش فرمائے مسہل بھی ہوئے لیکن تبرید نوشی کے دنوں میں بخار ہوگیا میں ان دنوں شہر سے باہر گاؤں میں رہا۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ قبلہ وکعبہ کا مزاج ناساز رہا پھر آپ اپنے معمولات کے موجب ۱۹ شعبان معظم سے صائم ہوگئے۔ اور اپنے شیخ طریقت علیہ الرحمۃ کے سالانہ عرس مبارک کی تقریبات میں جسطرح ہمیشہ مشغول و منہمک ہوتے ویسے ہی اس مرتبہ بھی رہے حسب دستور کے چوبیس گھنٹوں میں چھ سات گھنٹے آرام کے لئے ہونگے۔ اضمحلال تو چہرہ نورانی سے ہویدا ہوتا تھا لیکن دریافت پر تکان وغیرہ فرماکر مطمئن فرما دیتے تھے حتی کہ ہلال ماہ مبارک فلک پر نمودار ہوا جسمیں آپ یوں تاریخ سے قبل تک صائم رہے گو ان دنوں میں بخار بشدت ہوگیا مگر پسینہ بھی آتا رہا۔ اسی اثنا میں سخت زکام ہوگیا اور بخار نے شدت اختیار کی پھر قدرے تنفس شروع ہوگیا پھر چہرہ مبارک میں ایک خفیف سی ورم نمایاں ہوا جسکے باعث پیشانی مبارک اور چہرہ نورانی متورم ہوگیا۔ مرشد زادہ جناب حکیم مولوی شاہ عارف حسن صاحب قبلہ معالج تھے آپنے انکو بخار اور زکام وغیرہ کا علاج شروع کیا۔ اور فروری تاریخ سے بخار اس قدر بصورت بخار نہایت شدت سے چوبیسوں گھنٹے رہنے لگا لیکن آپ برابر اپنے اوقات پر اوراد و اشغال میں مصروف رہا کئے چنانچہ ۹ مئی یوم دوشنبہ کو اگرچہ بخار شدت سے تھا لیکن اپنے پیروں سے زنانے مکان سے مطبخ والے مکان میں تشریف لائے اور فریضہ عصر ادا کیا پھر فریضہ مغرب وہیں پڑھا۔ اب تک جسم مبارک میں حرارت تھا لیکن مغرب کے بعد بخار کی شدت طاری ہوگئی اور تین آدمیوں کے سہارے زنانے مکان میں پہونچائے گئے۔ اور اول وقت اسی حالت میں نماز عشاء مع نوافل جو ۱۹ شعبان سے آپکے معمول تھے ادا فرمائی۔ میں ایک طرف تو بخار کی کیفیت دوسری طرف یہ خیال کرکے کہ بفضل خدا مطلق ارکان نماز میں کوئی غلطی نہیں تو متحیر تھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورۂ مبارکہ تبارک الذی اور سورۃ الدہر اور جملہ معوذات ماثورات مسلسل تلاوت فرماتے رہے۔ اسکے بعد عرض کیا گیا کہ آپ اب تمام نوافل و نماز وغیرہ سے فرصت پاچکے لیٹ رہیے۔ اچھا میاں فرماکر پلنگ پر دراز ہوئے تو پھر کوئی صاف لفظ زبان مبارک سے مسموع نہ ہوا۔ اس کیفیت پر جناب حکیم صاحب ممدوح بلائے گئے آپنے سرسام حرقی تجویز فرماکر نسخہ تحریر کیا لیکن بخار یا مرض کی کوئی صورت خود نہ ہوئی۔ ۱۰ مئی یوم چہارشنبہ کو نسخے بدلے گئے لیکن صبح سے شام تک حضرت قبلہ کی صحت کیطرف سے کوئی اطمینان نہ ہوا تو جناب حکیم شاہ ظہور حسن صاحب جو شہر کے ایک کہنہ مشق طباع طبیب ہیں رجوع کیا گیا آپ نے علاج تجویز کیا اور عمل دیے جانے کی رائے قائم کی رات کے ایک بجے تک عمل کامیاب ہوئے اور تنفس بھی شاداب ہوگیا۔ کہا جاتا تھا کہ صبح حالت درست ہوجائیگی لیکن یکایک صبح کے چار بجے سوئے تنفس شروع ہوگیا حکیم صاحب موخرالذکر فوراً بلائے گئے لیکن مشیت کی حالت دیکھکر مایوس اٹھے۔ المختصر وہ تاجدار کلیر شریف رضی اللہ عنہ کا شیدائی صبح کے ساڑھے سات بجے زبان سے اللہ اللہ ادا کرتے ہوئے تیرہ و رستان مبارک کو خلد بریں کو سدھارے۔ تمام خاندان اور محلہ میں ایک کہرام برپا ہوگیا۔ شہر میں یہ خبر نہایت افسوس سے سنی گئی۔ اسیوقت سے تجہیز و تکفین کا انتظام شروع کیا گیا۔ جنازہ سہ پہر کے وقت اس گل گلزار صابریہ کو صابری رنگ کا کفن دیکر آراستہ کردیا گیا۔ اور عمامہ سبز جو تبرکات مفاوضہ میں منتقل ہوا تھا سر مبارک پر پہنا کر بزم شہادت کا دولہا بنا دیا۔ شام کے پانچ بجے نہایت احترام سے جنازہ اٹھایا گیا اور احاطہ حضور [illegible]

من ہو کر ساڑھے پانچ بجے بجماعت کثیر حضرت جناب مولانا مولوی مفتی محمد عبد الغفار خان صاحب قبلہ حنفی نقشبندی رامپوری نے معیت کثیر التعداد مسلمانان جامع مسجد نماز جنازہ پڑھائی پھر جنازہ مرقد گاہ پر لایا گیا۔ شہر کے علما صلحا فقرا امرا ساتھ ساتھ تھے۔ مرقد گاہ مکان مطبع سے قریب ایک قطعہ زمین میں جو بنگلے والی مسجد سے ملحق ہو تیار کرایا گیا ہے جسکا نام آئندہ **خانقاہ صابریہ** ہوگا۔ جہاں اُس نورانی صورت نے ہمیشہ کے لیے ہمارے سر کی آنکھوں سے پردہ فرمایا۔ جس وقت جسد مبارک قبر شریف میں اتارا گیا اس وقت کی کیفیت ناقابل بیان ہے اور جو انوار و برکات چہرہ نورانی سے ہویدا تھے انکی نسبت بھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ساڑھے چھ بجے تک تمام کے مخلصین و محبین نے مراسم دفینہ سے فرصت پائی۔

جمعہ کے روز شب کو بعد نماز عشا و تراویح مقامی [illegible] کے تمام [illegible] ہے کہ اعلان شد [illegible] تاریخ قرار دیکر حضور پرنور تاجدار کلیر شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تیرھویں شریف کا جلسہ دو جگہ عرصہ سے ہوتا آ رہا ہے اور جس میں حضرت قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت عقیدت سے حصہ لیتے رہے) خانقاہ صابریہ میں کیا گیا اور اس جلسہ کے بعد ہی سے خانقاہ صابریہ اور تعمیر مزار شریف کا اہتمام شروع کیا گیا۔ الحمد للہ مزار شریف تو بہر جہت پختہ خوشنما تعمیر ہو گیا۔ خانقاہ عالیہ کی ایک مغربی ناکافت کی دیوار کے لئے مرید سعید میاں امیر احمد صاحب صابری نے چھ ہزار اینٹوں اور تعمیر کا انتظام کر دیا ہے جسکو امروز فردا میں خدا تعالےٰ کے بھروسے پر شروع کر دیا جائیگا۔ گنبد شریف کی تعمیر کا مسئلہ زیر غور ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ نہایت آسانی سے جبکہ حضرت قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین و مریدین بکثرت موجود ہیں حل ہو جائیگا اگرچہ اس قطعہ خانقاہ عالیہ میں حضرت قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک حصہ مالکانہ تھا لیکن بقیہ دو حصہ داران یعنی میرے محسن و مربی چچا صاحبان جناب شاہ محمد رفیق حسن خان صاحب قبلہ صابری چشتی قادری اور جناب شاہ محمد شفیق احمد خان صاحب قادری رضوی مدظلہما نے اپنے اپنے حصے اپنے برادر مکرم و معظم رحمۃ اللہ علیہ کیلئے ہبہ کرتے ہوئے اس کام کی بنا کو مستحکم کر دیا ہے۔ اب صرف تعمیری تمیز کا نقشہ مکمل ہونا باقی ہے۔

آخر میں ناتوان اپنے دو چھوٹے محترم بھائیوں یعنی محمد امیر حسن خان صاحب اور میاں صابر حسن خان صاحب اور [illegible] صاحبہ کی خدمتگزاری [illegible] کے ہوتے ہوئے اپنی کمزوری کے باعث اپنے [illegible]

کیا جا نہیں سکتا لیکن اس کی حسرت و طلب ان کو [illegible] حضرت قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible] شفقت [illegible] اور خود حضرت شاہ [illegible] رحمۃ اللہ [illegible] سے جو [illegible] میری ہمت [illegible] نہیں [illegible] میں مقامی ان سرکاری و غیر سرکاری اکابر کا بھی [illegible] مشکور ہوں جنہوں نے میرے ساتھ اس جانکاہ [illegible] اور میرے تمام خاندان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ [illegible] ایک ہونہار [illegible] فرما کر [illegible] تعزیت [illegible] میں حضرت قبلہ و کعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد سے یہ [illegible] کر چکا ہوں کہ حتی الامکان ان تمام اہل معاملہ حضرت سے جن کا تعلق قبلۂ عالم کی ذات قدسی صفات سے تھا اسی طرح خاص تعلق رکھوں جسطرح مجھے رکھنا چاہیے۔ لہذا ان ناظرین کرام اور ناظرات عظام کی [illegible] سے یہ استدعا ہے کہ وہ بجائے قبلۂ عالم علیہ الرحمہ کے میرے مقدس چچا جناب شاہ محمد رفیق حسن صاحب صابری چشتی کو اخبار کا مدیر اعلیٰ تصور فرمائیں میرے لئے یہی باعث فخر ہے کہ اپنے اکابر کا فرمانبردار بنا رہوں اور حضور پرنور اعلیٰحضرت جناب فرمانروائے رامپور دام اقبالہم و ملکہم کے ظل عاطفت میں جنکی ذات شاہانہ قدر افزائی میں ضرب المثل ہے یہ اخبار تادیر صفحہ ہستی پر قائم و جاری رہے۔ ایسی حالت میں قدر شناسان اہل علم و ہنر کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ۵۰ سالہ خدمتی کے حقوق کی قدر فرمائیں اور مجھے آئندہ مالی مشکلات میں نہ مبتلا ہونے دیں۔ اور ہر طریقہ سے اجرائے کار کارخانہ میں نصرت و معونت فرما کر یہ ثابت کر دیں کہ قدما نواز ایسے ہوا کرتے ہیں۔ اس بڑے ماتم کے باعث آج کا پرچہ صرف چار ورق پر شائع کیا جاتا ہے اور اصحاب [illegible] کو بھائی پرچے ٹکٹ نہ ملنے کی مہربانی سے پوسٹ کیے جاتے ہیں۔ ذرا اطمینان ہو اور عقل درست ہو تو تلافی مافات کے لئے خستہ تن حاضر ہے۔ دعا فرمائیے کہ مولا اس حادثہ میں صبر کی توفیق بخشے اور حضرت قبلۂ عالم علیہ الرحمہ کے دینی و دنیوی نقش قدم پر چلنے کی ہدایت کرے۔

میں ہوں آپ کا مخلص مبتلائے رنج و محن

محمد فضل حسن صابری سب اڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور

[illegible]

چونکہ رویت ہلال ماہ رمضان کی ۱۸ اپریل ۱۹۲۳ء کو بروز چہار شنبہ ہوکر یکم رمضان ۱۹ اپریل یوم پنجشنبہ کو ہوئی ہے رامپور میں بوجہ غبار رویت جمعہ کو نہیں ہوئی لہذا ایک روزہ کی قضا بعد رمضان مبارک ضرور ہے۔

دارالریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم نے آغاز رمضان مبارک سے اوقات کچہری میں ایک گھنٹے کی تخفیف دیکر اسکا منظور فرماکر ماہ صیام میں کچہری کا وقت بجائے صبح سات بجے سے بارہ بجے تک کے سات بجے صبح سے گیارہ بجے تک مقرر فرما دیا ہے۔ اسی پابندی اوقات سے اجلاس ہوتے ہیں۔

حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم نے ۱۹ اپریل سے انتظام مرجبہ جناب حاجی حافظ محمد ادریس خانصاحب بہادر پرائیوٹ سکرٹری کی پانچ ماہ کی مزید رخصت منظور فرمائی۔

روبکار اجلاس عالی حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم سے معلوم ہوا کہ عہدہ حاکم مسند سپرنٹنڈنٹ آبکاری کے مستقل انتظام میں ابھی توقف ہو اور چونکہ سلام ریاست کا زمانہ قریب ہو اور تحصیل وصول مالگزاری کا یہ عین وقت ہو لہذا تا انتظام مستقل عارضی انتظام کی ضرورت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم نے صادر فرماکر حکم نافذ فرمایا ہے کہ جناب صاحبزادہ سید مصطفےٰ علیخان صاحب بہادر بالفعل عارضی طور پر عہدہ مذکور پر مقرر ہوں یعنی تنخواہ کے متعلق بعد کو حکم ہوگا اور سپرنٹنڈنٹ آبکاری کے خدمات انجام دینگے۔

ثانی جناب مولوی مشفع الدین صاحب ناظم دفتر شوری گلکتر گورنمنٹ ممالک متحدہ وایک خبیر اور مجسٹریٹ افسر ثابت ہوئے ہیں، انجام دیں۔

سید علی مظہر صاحب تحصیلدار شاہ آباد ملازمت سے برطرف کر دیے گئے ہیں اور بجائے انکے مولوی شبت اللہ صاحب تحصیلدار شاہ آباد مقرر کئے گئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ایک دیرینہ متوطن ریاست اور ماہر معاملات حکومت ہیں امید ہے کہ شاہ آباد کی تحصیل میں جو بے عنوانیاں ہوئی ہیں انکو مولوی صاحب ممدوح صاف کر دینگے جنکو بصیغہ مقدمات دیوانی وفوجداری اختیارات بصیغہ دیوانی سب جج مشفی درجہ اول وبصیغہ فوجداری اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم عطا ہوئے ہیں۔

لفٹننٹ محمد عبد الحمید صاحب سپرنٹنڈنٹ جنگلات اپنے اصلی عہدہ اے ڈی سی پر حسب الحکم حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم واپس ہوئے ہیں سپرنٹنڈنٹ فیکٹری کے بیبی صاحب سکرٹری بہادر تعمیرات صنعت وحرفت دوسرا انتظام تجویز کرینگے۔

جناب مولانا مولوی سید حامد شاہ صاحب قاضی شہر اعلان کرتے ہیں کہ ثابت ہوگیا

مرض سے نفع ہے نا امیدی کی دور

اور نسل ابد تک سلسلہ تیغ

آتشک نگرہ گولیان

[illegible] کی قوتوں سے [illegible] استعمال سے [illegible] یا بیا شہوت کی کثرت سے جو مختلف امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ انکو اچھا کرنے کے لئے آتشک نگرہ گولیان تمام دیگر علاجوں کی نسبت بہتر اور اعلیٰ قسم کی دوائی ہے۔ عارضہ کثرت احتلام اور پیشاب کرنے کے وقت منی گرتی ہو۔ ان گولیوں سے بالکل دور ہو جاتی ہیں جسم اور روحانی قوتوں کو تازہ اور طاقتور بنانے اور تولیدی کے لئے آتشک نگرہ گولیوں کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسیطرح کمزوری اور نامردی کے بارہ میں یہ گولیان جادو کا اثر رکھتی ہیں۔

آتشک نگرہ گولیان زائل شدہ قوت پھر پیدا کرتی ہیں اور اچھی طرح سے خوشی پیدا کرتی ہیں قبض شکم رفع کرتی ہیں فربہ اور قوی بناتی ہیں اصلاح خون کرتی ہیں۔

اور روز شباب حاصل ہوتا ہے جوان اور بوڑھے کے عارضوں کے لئے صحت بخش ہیں۔ [illegible] کی طاقتوں کی کامل [illegible] قیمت فی ڈبیہ [illegible] گولیان [illegible]

نامردی صرف ایک ہفتہ میں دور ہو جاتی ہے

کثرت مباشرت یا [illegible] کمزوری سے ہو کر [illegible] ہو جاتی ہیں [illegible] اس مرض [illegible] استعمال کرنے سے صرف ایک ہفتہ میں صحت ہوتی ہے قیمت [illegible] لیکن [illegible] خریدار کو مبلغ [illegible] کمیشن وضع کر دیا جاتا ہے

بچوں کے تمام امراض کو رفع کرنے والی گولیان

[illegible]

[illegible] گولیان [illegible] بن بھارتی [illegible] پیدا ہوتی [illegible] نشو و نما میں ترقی جسم کی بناوٹ میں [illegible] اور [illegible] ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible] گولیان [illegible]

ہماری [illegible] پیدائش کا وجہ بیان کر [illegible] ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمایئے [illegible]

ملنے کا پتہ

وید شاستری منی شنکر گووند جی شاستری [illegible]

بدن کے سفید داغ برص کے دھبوں کی اکسیر فقیری جڑی بوٹی

[illegible] ایک کامل درویش کی حاصل کردہ ہے جو بجز اس کارخانہ کے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کے ایک [illegible] استعمال سے سفید داغ بالکل مٹ جاتے ہیں [illegible] قیمت [illegible]

سن بھری

[illegible]

سفوف حسن افزا

[illegible] داغ [illegible] قیمت [illegible]

نوٹ۔ [illegible]

لکفایت [illegible]

[illegible]

نذیر برادرس ملیح آباد ضلع لکھنؤ

آموں کے باغ

[illegible] اور [illegible] ہیں تو ہم بیطرح ان پر باغ لگا دیتے ہیں [illegible] اور حساب [illegible] یعنی [illegible] نرخ [illegible]

اور [illegible] شاداب [illegible] ہیں۔

نذیر برادرس ملیح آباد ضلع لکھنؤ

کاپی کی سیاہی

[illegible]

میرے کا سرمہ

حسب الحکم جناب سانٹ گمبل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

نمونہ سرمہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ناموں ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے
سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے [illegible]
ضعف بصارت تاریکی چشم دھندلا جالا پڑبال غبار سبل سرخی پھولا ابتدائی موتیابند اختلاج پانی جانا
وغیرہ ہر قسم ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے انجکے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرانے میں چند روز کے
استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی بچہ و لڑکے بوڑھے تک کو
یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ
جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپے خاص نمبر
فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کے سرمہ کو جو [illegible]
الہو والیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت مفید پایا [illegible]
کا سرمہ کھلتا اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے حقیقت یہ سرمہ بینائی کو [illegible]
کیلئے نہایت مفید اور زود اثر دوا ہے میں نے عینک بھی [illegible]
اس سرمہ سے بہتر اور فائدہ بخش نہیں دیکھی

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان سی ایس آئی ایم پی ایس آئی
گورنمنٹ پنجاب سابق سیشن جج قسمت جالندھر

جناب من میں نے میرے کے سفید سرمہ کو بعض مریضوں پر [illegible]
پایا واقعی نہایت فائدہ مند ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ سرمہ میرے [illegible]
المشتہر محمد [illegible] شمس العلما جناب محمد شمس الدین صاحب [illegible]

میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ صاحب نے بنایا ہے آنکھ [illegible]
میں استعمال کرکے دیکھا اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق [illegible]
کرتا ہوں کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کو [illegible]

[illegible] میرے کا سرمہ [illegible] نے اپنے تجربہ [illegible]
فائدہ [illegible] آنکھوں [illegible]
[illegible] نہایت مفید [illegible]
[illegible] تمام [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے [illegible] الفاظ میں [illegible]
[illegible] سے مفید سرمہ [illegible]
[illegible]
راقم [illegible] صاحب ایم بی [illegible]

المشتہر
مہندر سنگھ میرے کا کارخانہ پروفیسر میاں سنگھ اہلو والیہ
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

مطبع حسنی پسنت میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خاں صاحب مرحوم مولوی محمد حسین خاں صاحب
کے اہتمام سے بتصحیح محمد فاروق حسن بریلی ڈیٹر وزیر کے چھپا اور محمد رفیق حسن خاں و محمد شفیق احمد خاں نے مشتہر کیا